مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی ہے۔ فالحمد للہ

— کل سے مسجد اقصےٰ میں نماز ظہر ۲ بجکر ۵ منٹ پر اور درس قرآن کریم ۲½ بجے شروع ہوا کریگا

نیز نماز فجر کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بخاری شریف کا درس دیا کرینگے۔ احباب بکثرت شامل ہوکر استفادہ کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے مقامی ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں آج کبڈی کا فائنل میچ ہوا

جلد ۳۴ | ۳۰ ماہ وفا ھ ۱۳۲۵ ش | یکم رمضان سنہ ۱۳۶۵ ھ | ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۴۶ ء | نمبر ۱۷۷

آزاد ہندوستان میں تبدیلئ مذہب

گاندھی جی کے اس بیان پر کہ آزاد ہندوستان میں تبدیلئ مذہب جرم قرار دیا جائے گا۔ معزز معاصر "نوائے وقت" نے ان کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ اور جیسا کہ ایک مسلمان کو چاہیئے۔ اس کے خلاف پورے زور سے آواز بلند کی۔ اب معاصر "آریہ گزٹ" (۲۸ جولائی) نے "چھاج تو بولے چھلنی کیا بولے" کے عنوان سے ایک شذرہ سپرد قلم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "ہمیں حیرانی ہے۔ کہ اس لیگی اخبار کو اپنے گھر کا مطلق علم نہیں۔ جہاں کہ یعنی اسلام میں تبدیلی مذہب معمولی جرم ہی نہیں بلکہ اسکی سزا قتل ہے۔ نوائے وقت" کو اگر شرع دین اسلام کا علم ہوتا۔ تو وہ کبھی اس پر قلم نہ اٹھاتا۔ یا دیوانہ بہ غرض خویش ہوشیار۔ وہ اس ٹھیکے کا صرف اسلام ہی کو دعویدار سمجھتا ہے۔ کہ وہ خود تو دوسروں کو مسلمان بناتے رہیں لیکن اگر کوئی مسلمان کسی دوسری جگہ سچائی کو دیکھ کر اسلام چھوڑ دے۔ تو وہ قتل کے قابل ہے"۔

گاندھی جی نے جو کچھ کہا اس کی شناعت سے کسے انکار ہے۔ اور معاصر "نوائے وقت" نے اس کی مذمت میں قلم اٹھا کر ایک نہایت ضروری فرض ادا کیا۔ لیکن معاصر "آریہ گزٹ" نے "نوائے وقت" کے بیان پر جو سوال کیا ہے۔ اس کا جواب دینا بھی معزز معاصر کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ بات تو ایک معمولی عقل وفہم رکھنے والے انسان کے دل میں بھی کھٹکتی ہے۔ کہ جب اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کر لینے والے مسلمان کی سزا شریعت اسلامیہ کے رو سے قتل ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والے کسی مسلمان کو اس بات کا کیا حق ہے۔ کہ وہ گاندھی جی پر معترض ہو۔ اللہ تعالےٰ اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے محفوظ رکھے۔ جو اپنے علم وعمل سے اس کی کوئی خدمت تو کر نہیں سکتے۔ مگر غلط عقائد اور نامعقول باتیں خواہ مخواہ اس کی طرف منسوب کر کے اسے دوسروں کی نظروں سے گرانے کا موجب ہوتے ہیں۔

گاندھی جی کی یہ بات بھی عقل وفہم سے بالا ہے۔ کہ تبدیلی مذہب کو جرم قرار دے دینے سے مذہبی جھگڑے بند ہو جائینگے ہر شخص جانتا ہے کہ ہندوستان میں جو مذہبی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ وہ تبدیلی مذہب کی وجہ سے نہیں جب ملک میں مختلف مذاہب اور مختلف فرقے موجود ہیں۔ تو تبدیلئ مذہب ہو یا نہ ہو۔ اختلاف آراء کبھی نہ کبھی تصادم کا موجب ہو جائیگا۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک مذہب کے مختلف فرقوں میں بارہا فساد ہو جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ملک میں صرف ایک ہی مذہب ہو۔ تو اس کے متبعین میں بھی بوجہ اختلاف آرا کبھی نہ کبھی جھگڑا پیدا ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں معلوم نہیں گاندھی جی بارہا ایسے اعلان کرنے میں ملک کی کیا بھلائی سمجھتے ہیں جو لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ ہندوؤں کے ہاتھ میں اقتدار آ جانے کی صورت میں غیر ہندوؤں کی حالت اس ملک میں کیا ہوگی۔ ان کے نزدیک گاندھی جی کی یہ صاف گوئی ضرور قابل قدر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اور اخروی نعمتیں

معاصر کوثر ۲۸ جولائی نے لکھا ہے کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ قسیم کوثر کا مرتبہ عطا فرمایا تعلیم کتاب وحکمت کا منصب بخشا۔ دنیا و آخرت کی نعمتیں تقسیم کرنے والا قرار دیا۔ حضور کی محبت کو پیروان اسلام کے دلوں کے نازک ترین گوشوں میں جاگزین کیا۔ اپنی حیات طیبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا۔ کہ مال ودولت سے بھرے ہوئے صحن مسجد میں بیٹھتے۔ اور دونوں ہاتھوں سے غرباء، مساکین اور محتاجوں اور ضرورت مندوں کو عطا فرماتے۔ ... پھر آپ نے ایک امت تیار کی جس نے قیصر وکسرےٰ کے بے پایاں خزانوں پر قبضہ کیا۔ اور زاہدوں کی بے نیازی کے ساتھ فقرا میں لٹا دیا"

کاش ہمارا معاصر کبھی اس سوال پر بھی غور کرتا کہ جب اس کے نزدیک امت محمدیہ میں سے کسی شخص کا کوئی بڑا روحانی انعام حاصل کرنا تو درکنار کشف والہام سے بھی مسلمان محروم ہو چکے ہیں۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قسیم کوثر اور آخرت کی نعمتیں تقسیم کرنے والا کیونکر قرار دے سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی امت تیار کر دی۔ جس نے قیصر وکسریٰ کے بے پایاں خزانوں پر قبضہ کیا۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تو سوچئے۔ کہ اگر اس امت کے لئے روحانی انعامات کے خزائن کے دروازے بالکل بند ہو گئے۔ اور مسلمان ہمیشہ کے لئے بلند روحانی مقامات سے محروم قرار دے دیئے گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے کوئی شخص اب قرب الٰہی کی بلند منازل طے نہیں کر سکتا۔ تو یہ صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی بلندی پر دال ہے۔ یا اسے زائل کرنے والی جب روحانیت کے خزانہ تک رسائی نہیں۔ تو قیصر وکسرےٰ کے خزانے مل بھی گئے تو کیا ملا۔ آخر یہ خزانے پہلے قیصر وکسرےٰ کے قبضہ میں بھی تو تھے جب ان کے لئے ان کا ہونا کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ تو محض ان کا مسلمانوں کے قبضہ میں آ جانا

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

ڈاکٹر زویمر اور پریذیڈنٹ ٹرومین کے دو اقتباسات

(۱)

عیسائی مشنریوں کے اس گروہ میں سے جس نے اپنی تمام کوششیں اسلام کے خلاف وقف کر رکھی ہیں۔ نیویارک کے مشہور رسالہ "مسلم ورلڈ" کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر سیموئیل زویمر کی شہرت یافتہ شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ اپنی سیاحت کے دوران میں قادیان بھی آئے تھے۔ مرکز سلسلہ کی مساعی سے متاثر ہو کر جو اظہار رائے آپ نے اپنے رسالہ میں کیا۔ اس سے احباب واقف ہیں۔ ڈاکٹر سیموئیل زویمر ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو اسلامی تعلیم پر ہر جہت سے حملہ آور ہونے کے لئے ہمیشہ کسی کمزور پہلو کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے یا تو ان مغربی محققین کی آڑ لینے کے عادی ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی تصویر کو بہت بھیانک بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ یا ان معمولی درجہ کے مسلمان مصنفین کی پناہ لیتے ہیں۔ جنہیں اسلامی علماء نے کبھی درجۂ استناد نہیں دیا۔ ایسے شخص سے جو ہمیشہ ہی اسلامی تعلیم و تاریخ کو زاویۂ تعصب سے دیکھتا ہو کسی اسلامی خوبی کا اعتراف بہت نادر امر ہے۔ حال ہی میں آپ کا ایک مضمون "دی اللہ آف اسلام اینڈ دی گاڈ آف جیزز کرائسٹ"

"The Allah of Islam and The God of Jesus Chris

(Theology To day) کے نام سے رسالہ "تھیالوجی ٹوڈے" کے اپریل ۱۹۴۶ء کے شمارہ میں چھپا ہے۔ مضمون کی اہمیت کے لحاظ سے اسے ٹریکٹ کی صورت میں الگ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ عیسائیت میں خدا کا تصور اسلامی تصور باری تعالیٰ سے برتر ہے۔ اصل مضمون کا جواب تو الگ لکھا جا رہا ہے۔ مگر اس مضمون میں اسلام کی ابتدائی ترقی کا اعتراف جن الفاظ میں ڈاکٹر زویمر نے کیا ہے۔ وہ احباب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:-

To the christian church Islam possesses a melancholy interest for it alone among the religions of the World can claim to have met and vanquished christianity. It arose at a time when Arabia was unevangelized. One hundred years after Mohammed's death his followers were Masters of an Empire greater than Rome, at the Zenith of her power. The church in North Africa almost vanished and in Asia was eclipsed

Theology Today April 46.

یعنی "عیسائی چرچ کے لئے اسلام ایک غمناک دلچسپی رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی عیسائیت کا مقابلہ کرنے اور عیسائیت کو مغلوب کر لینے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اسلام اس وقت پیدا ہوا۔ جب ملک عرب عیسائی نہ ہوا تھا۔ پھر (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی وفات کے ایک سو سال بعد تک آپ کے پیرو اتنی بڑی سلطنت کے مالک ہو گئے۔ جو اپنے زمانہ عروج میں سلطنت روما سے عظیم تر تھی۔ شمالی افریقہ میں تو (طلوع اسلام سے) عیسائی چرچ قریباً مٹ ہی گیا۔ ادھر ایشیا میں بھی عیسائیت دھندلی ہو گئی۔

ڈاکٹر زویمر نے اوپر کے الفاظ بہت رکتے ہوئے لکھے ہیں۔ اسی لئے اگرچہ ان میں وہ فراخ حوصلگی نہیں۔ جو ہم کارلائل جیسے مصنفین کے اعترافات میں پاتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر زویمر جیسے آدمی سے جس کا کام ہی اسلام کے خلاف جد وجہد ہے۔ اس قسم کا اعتراف بہت بڑی بات ہے۔ والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۲)

اسلام کی ابتدائی ترقی تو محیر العقول ہے ہی۔ لیکن بعد کی قرون میں بھی مسلمان علماء جس محنت و اخلاص سے علوم عالیہ کے سیکھنے۔ پھیلانے اور ان میں نئے اور جدید خیالات پیدا کرنے میں عمریں صرف کیں۔ وہ دنیا کے لئے ہمیشہ تعجب خیز رہا ہے۔ موجودہ زمانہ کے سائنس۔ حساب۔ اقلیدس اور دوسرے تمام اہم علوم اپنی ترقی کے لئے اسلامی علماء کے جس قدر رہین منت ہیں اسے دنیا فراموش نہیں کر سکتی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ آج کل بعض تنگ ظرف دشمنان اسلام اس حقیقت کا اعتراف کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔

اس سلسلے میں صدر امریکہ مسٹر ٹرومین کا ایک فقرہ بالخصوص موجب دلچسپی ہے۔ سلطان ابن سعود نے شیخ اسعد الفقیہ کو حال ہی میں امریکہ میں عرب سفیر مقرر کیا ہے۔ شیخ اسعد الفقیہ نے امریکہ میں آمد پر پریذیڈنٹ ٹرومین کو ایک خط لکھا۔ اس کا جو جواب مسٹر ٹرومین نے دیا۔ اس کے دوران میں آپ نے یہ فقرہ بھی لکھا کہ:

"Much of modern science is based upon the discoveries of your Arab ancestoke

The Arab World" Vol 2. no II

"موجودہ سائنس کا بہت سا حصہ آپ کے عرب آباء و اجداد کی ایجادات کی بنیادوں پر قائم ہوا ہے۔"

یہ عرب آباء وہی اسلامی علماء تھے۔ جو اسلام کی حقیقی روح سے معمور اور قرآنی معارف کے ذوق سے آشنا تھے۔ اگر آج مسلمان نکبت و ذلت میں ہیں۔ تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کو بھلا چکے ہیں۔ احمدیت کی تحریک اسلام کو پھر سے زندہ کرتی ہے۔ اسی لئے احمدی نوجوانوں پر بالخصوص یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ دین و دنیا کے تمام علوم کے علمبردار بن کر اسلام کے نام کو قیامت تک کے لئے روشن کر دیں۔

خاکسار خلیل احمد ناصر از شکاگو امریکہ

قادیان کی مساجد میں تراویح کا انتظام

نام محلہ	نام حافظ قرآن	وقت تراویح
محلہ مسجد مبارک	حافظ کرم الٰہی صاحب فاضل	سحری کے وقت
؍؍ مسجد اقصیٰ	حافظ فتح محمد صاحب	عشاء کے بعد
محلہ دار الرحمت	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب	سحری کے وقت
محلہ دار العلوم	حافظ مبارک احمد صاحب	عشاء کے بعد
محلہ دار الانوار	حافظ فیض اللہ صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ دار البرکات غربی	حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹی	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ دار الفضل	حافظ محمد ابراہیم صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ دار البرکات شرقی	حافظ مقبول احمد صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ مسجد فضل	حافظ غلام محی الدین صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ ناصر آباد	حافظ عبد الرشید صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ دار الشکر و محلہ دار الیسر	حافظ بشیر احمد صاحب ہوشیارپوری	؍؍ ؍؍ ؍؍
محلہ دار السعت	حافظ الطاف الرحمٰن صاحب	؍؍ ؍؍ ؍؍

ناظر تعلیم و تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آج سے تینتالیس سال قبل کا ایک مکتوب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی مکتوبات میں سے بعض مکتوب جو حضور انور نے وقتاً فوقتاً مخالفین کے نام رقم فرمائے تھے۔ لیکن جو حضور انور کی کتب یا مجموعہ مکاتیب میں درج نہیں ہیں۔ خاکسار نے مخالفین کی کتب و رسائل سے لیکر الفضل میں شائع کروائے تھے۔ اسی سلسلہ میں آج ایک اور خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور پُر نور نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے جواب میں اس وقت تحریر فرمایا تھا۔ جبکہ وہ جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان میں آکر منڈر آریہ سماج میں مقیم ہوئے تھے۔ یہ خط مولوی صاحب کی کتاب "تاریخ مرزا" سے نقل کیا جا رہا ہے۔

خاکسار۔ ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ پہونچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوے سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرادیں۔ تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اور اگرچہ میں کئی سال ہو گئے۔ کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں۔ کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کرونگا۔ کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوا۔ مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعوےٰ تو کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں۔ مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعوے پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں۔ کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جاوینگے۔ اور وہی اعتراض کرینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسےٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونس پر عائد ہوتا ہو۔ اور حدیث اور قرآن کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری یہ شرط ہوگی۔ کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہیں ہونگے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جاویگا۔ اعتراض کے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کرینگے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے چوروں کی طرح آ گئے۔ اور ہم ان دنوں باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل مونہہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صمٌ بکمٌ۔ اس لئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔ اول صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائیگا اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی۔ تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا۔ کہ اسکو سنادیں۔ ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیئے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باواز بلند لوگوں کو سنادونگا۔ کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جاوینگے۔ لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جائے۔ تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ سو اگرچہ کم فرصتی ہے۔ مگر چودہ جنوری تک ۳ گھنٹہ تک آپ کے لئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں۔ تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالےٰ فیصلہ کر دیگا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا۔ کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو۔ ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاوینگے۔ اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا۔ ایسے صدہا آدمی آتے ہیں۔ اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کر لے گا۔ اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے۔ ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔ بالآخر اس غرض کے لئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں۔ قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔ دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں رسالہ "انجام آتھم" میں خدا تعالےٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں۔ کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا۔ اس وقت پھر اس عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جائے گا۔ کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو۔ ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر لکھ کر پیش کریں۔ جس کا مطلب یہ ہو کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے۔ اور پھر چپ رہیں۔ اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا۔ جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالےٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا۔ اور کوئی زبانی بات نہیں سنونگا۔ اور آپ کی مجال نہیں ہوگی۔ کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں۔ اور آپ کو بھی خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں۔ تو اس کے پابند ہو جاویں۔ اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں میں سے جو شخص انحراف کریگا۔ اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین

سو میں اب دیکھونگا کہ آپ سنت نبوی کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ اول آپ مطابق اس عہد موکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر لکھ کر بھیجدیں۔ اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جاویگا۔ اور آپ کو بلایا جاوے گا۔ اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جاوینگے۔

دستخط غلام احمد بقلم خود (مہر)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

تھرڈ ائیر کلاس بی۔ اے، بی ایس۔ سی میں داخلہ ۴ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا انشاء اللہ۔ داخلہ کے فارم مع کیرکٹر سرٹیفیکیٹ provisional certificate ۲۳ ستمبر تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کے لئے ہر امیدوار کا خود حاضر ہونا ضروری ہے۔ سوائے ان طلباء کے جنہوں نے ایف اے، ایف ایس سی کا امتحان اسی کالج سے پاس کیا ہے۔ ان کے لئے درخواست بھیجدینا ہی کافی ہوگا۔ جو طلباء فرسٹ ائیر کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ موسم گرما کی تعطیلات کے [illegible]

غیر مسلم کو السلام علیکم

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

سوال:- کیا ہم غیر مسلم کو السلام علیکم کہہ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب:- اسلام نے جب سلام کو قائم کیا۔ تو اس وقت تو اس کا یہی منشا تھا۔ کہ یہ صرف مومنوں کے لئے مومنوں کی طرف سے دعا ہے۔ نہ کہ عام تعظیمی فقرہ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوتا ہے۔ کہ اذا جاءک الذین یومنون بایاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علیٰ نفسہ الرحمۃ یعنی جب مومن لوگ آپ کے پاس آیا کریں۔ تو آپ ان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کریں۔ یہاں اس سلام کے لئے مومن ہونے کی شرط لگا دی۔ دوسری جگہ فرمایا کہ لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا (نساء) یعنی جو تم کو السلام علیکم کہے۔ اس پر بے تحقیق غیر مومن ہونے کا فتویٰ نہ دے دیا کرو۔ اس سے بھی معلوم ہوا۔ کہ السلام علیکم کہنا مومن ہونے کی ایک نشانی ہے۔ سو یہ تو ہے ابتدا اس سلام کی جو مسلمانوں میں رائج ہے۔

لیکن جب یہ مسلمانوں کا ایک قومی شعار بن گیا۔ تو اب غیر احمدی جو گو احمدیوں کے نزدیک سچے مسلمان نہیں۔ مگر ان کے ہاں قومی شعار ہونے کی وجہ سے اس فقرہ کا رواج موجود ہے۔ اور ہمارے ہاں یہ مذہبی شعار ہونے کے سبب رائج ہے۔ اس لئے رواجاً اس کا کوئی حرج نہیں سمجھا گیا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب غیر احمدی لوگ آیا کرتے تھے۔ تو حضور ان کو السلام علیکم کہتے بھی تھے۔ اور وعلیکم السلام جواب بھی دیتے تھے۔ رہا معاملہ غیر مسلم قوموں کا۔ سو ان کے ہاں السلام علیکم کا فقرہ رائج نہیں ہے۔ نہ وہ اسے کہتے ہیں۔ اسی طرح غیر احمدی مسلمان بھی غیر مذاہب والوں کو السلام علیکم نہیں کہتے۔ البتہ سلام صاحب۔ سلام صاحب کا رواج کئی جگہ ہے اور یہ السلام علیکم نہیں ہے۔ سو اس کا کوئی حرج نہیں۔ بلکہ وہ لوگ گڈ مارننگ۔ آداب عرض تسلیمات وغیرہ الفاظ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی السلام علیکم کہہ دے۔ تو ان کو ناگوار گذرتا ہے۔ پس غیر احمدیوں کو تو بسبب ان کے قومی شعار ہونے کے السلام علیکم کہنے کا حرج نہیں۔ مگر غیر مسلموں کو السلام علیکم کہنا بالکل فضول بلکہ نامناسب ہے۔ ہاں اگر وہی ابتدا کریں۔ تو صرف وعلیکم کہہ دینا مناسب ہے۔ یہودی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا کرتے تھے تو بعض دفعہ السلام علیکم کہتے تھے۔ تو آپ بھی ان کو وہی جواب دیا کرتے تھے۔ لیکن جب السام علیکم یا ایسی ہی کوئی شرارت کا لفظ بولا کرتے تھے۔ تو آپ فقط وعلیکم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ اصل میں تو السلام علیکم مومنوں کے لئے ہی ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی یا تو یہ مومنوں کے لئے وارد ہوا ہے۔ یا اہل جنت کے لئے بولا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی قوم میں یہ قومی شعار کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تو ان سے ایسا مخاطبہ کر لینا درست ہے۔ لیکن غیر مذاہب والوں کا چونکہ یہ قومی شعار بھی نہیں ہے۔ اس لئے ان کو ابتداءً السلام علیکم کہنا فضول سی بات ہے۔ ہاں اگر وہی خود کہیں۔ تو وعلیکم کا لفظ جواب میں کہہ دینا مناسب ہوگا۔ ان کے علاوہ دوسری قسم کے سلام کرنے والوں کو ہاتھ کا اشارہ یا محض لفظ سلام کہنا کافی ہوگا۔ آج کل قادیان کے کئی ہندو اور سکھ احمدیوں کو پورا السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور ہم لوگ بھی ان کا جواب وعلیکم السلام سے دے دیا کرتے ہیں۔ دعا کے طور پر نہیں بلکہ اس لئے کہ ایک اسلامی رواج قائم ہو جائے۔ اور ایک اسلامی رسم کے غلبہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ ورنہ اصلی دعائیہ السلام علیکم تو مومنوں کے لئے ہی ہے

تفصیل زر و انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہونے والے بل

سر فیروز خاں نون ممبر مسلم لیگ پارٹی نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ آئندہ پنجاب میں آنریری مجسٹریٹوں ذیلداروں اور انعامداروں کی آسامیاں اڑا دی جائیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ مندرجہ بالا صیغے صرف بے فائدہ ہی نہیں بلکہ پبلک کے مالیہ پر ایک بیجا بوجھ ہے۔

سر فیروز خاں نون نے ضابطہ فوجداری میں ایک ترمیم بھی پیش کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ان آنریری مجسٹریٹوں کو بھی فارغ کر دیا جائے۔ جو کہ تھوڑے عرصہ کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ در حقیقت وہ اس وزارت کے مددگار ہونے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جو کہ ان کو مقرر کرتی ہے۔

ایک اور بل کے ذریعہ الیکشن (Corrupt) practices Order بابت ۱۹۳۶ء میں ایک تبدیلی کرنے کی درخواست کی گئی ہے جس کے مطابق گورنروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ الیکشن ٹربیونل مقرر کرنے سے پیشتر ہائی کورٹ سے مشورہ کرے۔ اس بل کے ذریعہ ہائیکورٹ میں الیکشن ٹربیونل کے خلاف قانونی اپیل کرنے کا حق بھی مانگا گیا ہے۔ جیسا کہ انگلینڈ میں ہے

ایک اور بل کے ذریعہ سر فیروز خاں نون نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ایسے سب رجسٹراروں کے موجودہ طریق تقرری کا خاتمہ کیا جائے۔ جو کہ معمولی ریٹائرڈ افسر یا مقامی زمینداروں میں سے لئے جاتے ہیں۔ اور جن سے صرف وزارت صوبہ کو تقویت ملتی ہے۔ سر فیروز خاں نون نے تجویز کیا ہے۔ کہ ایسے اشخاص مستقل ملازمت کے کیڈر میں آنے چاہئیں۔

خاکسار فتح محمد سیال ایم - ایل - اے

عیسائی نجات سے محروم ہیں

عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی خاطر مصلوب ہو کر ان کے گناہوں کو اٹھا لیا۔ اور اپنی قوم کی نجات کی خاطر اپنی جان عزیز کو قربان کر کے اپنے نجات دہندہ ہونے کا ثبوت دے دیا۔ بائیبل ان کے اس عقیدہ کی ہرگز موید نہیں۔ اور گناہ کے لئے آگ کی سزا کا وعدہ دیتی ہے۔ چنانچہ عبرانیوں باب دس آیت ۲۶ میں لکھا ہے:-

(۱) "حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں۔ تو گناہوں کی کوئی قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھا لے گی۔"

یعنی بپتسمہ حاصل کر کے کفارے پر ایمان لانا صرف گذشتہ گناہوں کے واسطے کافی ہو سکتا ہے اگر بپتسمہ کے بعد گناہ کئے جائیں۔ تو ان کی قربانی اور معاوضہ نہیں ہو سکتا۔ اور ان کی معافی کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ہاں عیسائی یہ کہتے ہیں۔ کہ کفارہ پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتے لیکن یہ دعویٰ بلا دلیل اور بائیبل کی واضح آیات کے خلاف ہے۔ کیونکہ بائیبل کسی انسان کو کسی حالت اور کسی زمانہ میں بھی پاک اور نیک قرار نہیں دیتی جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

(۱) "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ اور ہم میں سچائی نہیں"۔ یوحنا کا پہلا خط $\frac{1}{8}$

(۲) "انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے۔ اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا۔ کیا ہے کہ صادق ٹھہرے" ایوب $\frac{15}{14}$

(۳) "کون ہے جو ناپاک (عورت) سے پاک نکلے کوئی نہیں"۔ ایوب $\frac{14}{4}$۔

(۴) "اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بے گناہ نہیں ٹھیر سکتا"۔ زبور $\frac{143}{2}$

کیا بائیبل کی ان آیات کی موجودگی میں ہم عیسائیوں کو غلطی خوردہ اور نجات سے محروم سمجھنے کا حق نہیں رکھتے؟

(منیر احمد وینس)

نئی پانچہزاری فوج

جو احباب تحریک جدید کے جہاد میں کسی نہ کسی رنگ سے اب تک شامل نہیں ہوئے۔ اور اب خدا کی توفیق سے اپنی ایک ماہ کی آمد پوری یا اس کا کچھ حصہ کم یا کم سے کم نصف حصہ دیکر شامل ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ انیس سال تک کچھ نہ کچھ اضافہ سے قربانی کرتے چلے جائیں گے۔ وہی تحریک جدید کی نئی پانچہزاری فوج کے بہادر سپاہی ہیں۔ کیا آپ حضور کے کلمات طیبات پڑھ کر اس جہاد میں شامل ہو چکے۔ اگر نہیں تو فوری اپنا وعدہ حضور کے پیش فرما دیں۔ والسلام

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ویدک الہام کے متعلق چند سوال

از مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب

گذشتہ پرچہ میں ویدک الہام کے متعلق دوسرے سوال کے سلسلہ میں رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۱ منتر ۳ اور اس کا ترجمہ درج کرکے یہ بتایا گیا تھا کہ آریہ سماجی دوست اس منتر سے جو بات ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ اسی سلسلہ میں مزید گزارش یہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ اس منتر میں جس کلام کا ذکر ہے۔ وہ رشیوں کی اپنی نہیں بلکہ اس سے مراد خدا کا کلام ہے تو اس کا کوئی ثبوت نہیں لیکن اگر اسے تسلیم بھی کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ہمارے عقیدہ کی رُو سے اللہ تعالےٰ ابتداء ہی سے اپنے پاک اور مقرب بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوتا آیا ہے اور کیا تعجب کہ جن رشیوں کی طرف اس منتر میں اشارہ ہے کسی زمانہ میں ان سے بھی ہمکلام ہوا ہو۔ لیکن سماجی دوستوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ ہمارا ایمان لینا کہ اس منتر میں جس کلام کا ذکر ہے۔ وہ انسانی نہیں۔ بلکہ خدائی کلام ہے۔ یہ ثابت نہیں کرتا کہ اس سے مراد رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو ہیں۔ اور وہی اس منتر میں ذکر کردہ رشیوں پر نازل ہوئے۔ کیونکہ اس منتر میں رگ وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اور نہ ہی اگنی وایو آدتیہ وغیرہ ملہمان وید کا تذکرہ۔

اور پھر سب سے پہلے ضروری اور مقدم امر اس فقرہ پر غور کرنا ہے۔ جس پر سماجی دوست زور دیا کرتے ہیں۔ یعنی "رشیوں میں داخل ہوئی کلام" کیونکہ یہی وہ فقرہ ہے۔ جس کی بنا پر ہمیں ویدوں کے نزول کی کیفیت بتلائی جاتی اور کہا جاتا ہے۔ کہ جس طرح اس فقرہ میں کہا گیا ہے اسی طرح ویدوں کا نزول ہوا۔ حالانکہ اس فقرہ پر زور دینا اور اس کی بنا پر یہ کہنا۔ کہ دیکھو۔ وید نے نزول کی کیفیت واضح کر دی۔ قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ یہ فقرہ نہ صرف نزول کی کیفیت اور الہام کی تعریف بیان کرنے سے عاری ہے۔ بلکہ آریہ سماج کے مسلّمہ عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ آریہ سماج یہ نہیں مانتی۔ کہ ایشور نے رشیوں سے کلام کیا۔ بلکہ وہ اس بارہ میں اپنا اعتقاد یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ ایشور نے رشیوں کے دل میں گیان کو ظاہر کیا۔ ان کے نزدیک گیان انسان کے اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر کلام ایک ایسی چیز ہے جو خارج سے اندر داخل ہوتی ہے۔ اور بقول آریہ سماج کلام وہ کرتا ہے جو محدود اور مجسم ہو۔ چونکہ وہ ایشور کو غیر محدود اور غیر مجسم مانتی ہے۔ اس لئے کلام کی نہیں بلکہ گیان کی قائل ہے۔

مگر چونکہ اس منتر میں رشیوں کے اندر خارج سے کلام کے داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس لئے یہ منتر اس کے مسلّمہ عقیدہ کے صریح خلاف ہے اور اس قابل نہیں کہ وہ اپنے کسی دعویٰ کے ثبوت میں اسے پیش کر سکے۔

پس ہمارے سوال کا جواب دینے کے لئے آریہ سماج کا ایسے منتروں کو پیش کرنا جس میں گیان کی بجائے واچ (کلام) کا ذکر ہے۔ ہرگز ہرگز درست نہیں۔

اس لئے اسے چاہئیے کہ اگر وہ ویدوں کو کامل الہامی کتاب سمجھتی ہے تو وہ ویدوں سے کوئی ایسی عبارت اور واضح شُرتی پیش کرے۔ جس میں واضح الفاظ میں بتایا گیا ہو کہ رشیوں کے اندر ایشور نے گیان کا پرکاش کیا۔ مگر ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ویدک الہام کی جو تعریف یا اس کے نزول کی جو کیفیت آریہ سماج سنایا کرتی ہے۔ اس کی تائید میں وید کا ایک بھی منتر وہ پیش نہیں کر سکتی۔ اور یہ پیش نہ کر سکنا ہی ویدوں کے ناقص نامکمل اور غیر الہامی ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ جو کتاب کچھ بھی نہیں بتا سکتی کہ الہام چیز کیا ہے۔ اور کس طرح نازل ہوتا ہے۔ اسے الہامی اور پھر کامل الہامی کتاب ٹھہرانا یقیناً ایک مضحکہ خیز امر ہے۔ امید ہے کہ اصحاب سماج وید کی اس کمزوری اور خامی پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

تیسرا سوال

اگر آریہ سماج وید سے نہیں تو کم از کم جن رشیوں کو وید کا ملہم بتایا جاتا ہے۔ ان ہی کے کسی قول سے الہام کی تعریف اور نزول کی کیفیت بتا دے۔ لیکن اگر وہ یہ بھی نہیں کر سکتی۔ تو پھر اس کا کوئی حق نہیں کہ الہام کی تعریف خود ہی کر کے دل بہلائے اور کیفیت نزول کے متعلق من مانا عقیدہ صحیح سمجھ بیٹھے۔

چوتھا سوال

اگر آریہ سماج دوسرے اور تیسرے سوال کا کوئی جواب وید اور ملہمان وید کے اقوال سے نہیں دے سکتی۔ تو کم از کم یہ تو بتائے کہ موجودہ ویدوں کا مفہوم اور مطلب الہامی ہے یا ان کے الفاظ بھی؟

اگر کہا جائے کہ صرف مفہوم اور مطلب تو اس کی سند وید یا رشیوں کے اقوال سے دکھائی جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس اعتراض کا جواب بھی دیا جائے کہ جب صرف مفہوم ہی رشیوں پر نازل ہوا۔ تو اب اس امر کا کیا ثبوت کہ موجودہ ویدوں میں اسی مفہوم کو ادا کیا گیا ہے جو ایشور کی طرف سے نازل ہوا؟ جب الفاظ انسانوں کے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ نظم بنانے والوں کے اپنے خیالات بھی دخل پا گئے ہوں جس سے ویدوں کا الہام پایۂ اعتبار سے یقیناً گر جاتا ہے۔ اور اگر یہ جواب دیا جائے کہ وید کا علم اور الفاظ دونوں ہی الہامی ہیں۔ تو اس کا ثبوت بھی وید یا ملہمان وید کے اقوال سے دیا جائے۔ کیونکہ سوامی صاحب کے کہہ دینے سے کوئی امر قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔

لیکن جہاں تک ہمارا خیال اور تحقیق ہے سماج اس مطالبہ کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اگر زیادہ تحقیق سے کام لیا جائے۔ تو قدیم رشیوں کے اقوال ان کے موجودہ عقیدہ کے خلاف ہی نظر آئیں گے۔ جیسا کہ مہرشی پتنجلی مُنی کی مشہور و معروف تصنیف مہابھاشیہ سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک وید کا مفہوم تو (گیان) الہامی ہے۔ مگر الفاظ انسانی ہیں جیسا کہ سوامی شردھانند جی کے فرزند پنڈت چندر منی جی نے بحوالہ مہابھاشیہ (۴-۳-۱۰۱) لکھا ہے کہ مہرشی پتنجلی

"وید کو الہامی مانتے تھے۔ مگر اس طرح نہیں۔ جس طرح کہ آج کل کئی آدمی کہا کرتے ہیں۔ کہ ایشور نے انہی لفظوں میں وید کا گیان نازل کیا۔ جس طرح کہ وہ اب پائے جاتے ہیں۔ .... مگر پتنجلی مُنی کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف گیان ایشور نے دیا۔ جو کہ ازلی ہے۔ اور وہی گیان جس طرح اس دنیا میں نازل ہوا۔ اسی طرح اس سے پہلی دنیا میں بھی رشیوں کو دیا گیا۔ اور رشیوں نے اس گیان کو اپنے الفاظ میں قلم بند کیا اس لئے موجودہ ترتیب شدہ وید حادث ہے کیونکہ یہ ایشور کرت نہیں۔ بلکہ انسانی تصنیف ہے" (حوالہ کے لئے دیکھئے مہرشی پتنجلی اور تت کالین سبھاوت صٓ۴۷)

پس جو لوگ صرف سوامی دیانند جی کے کہنے پر یہ اعتقاد جمائے بیٹھے ہیں۔ کہ وید کا گیان اور اس کے الفاظ دونوں خدا نے نازل کئے وہ مہرشی پتنجلی کے اس اعتقاد کو سامنے رکھ کر جواب دیں۔ کہ اس بارہ میں سوامی دیانند جی کی رائے قابل قبول ہے۔ یا مہرشی پتنجلی کا مذکورہ بالا عقیدہ؟

پانچواں سوال

پروفیسر رام دیو صاحب اپنی کتاب "بھارت ورش کا اتہاس" (تاریخ ہند) جلد اول میں الہامی کتابوں کی جانچ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"ایشوری گیان کی پہلی نشانی یہ ہونی چاہئیے کہ وہ اپنے آپ کو ایشوری گیان کہے یعنے اس کے نام سے ٹپکے کہ وہ گیان ہے، نہ کہ کتاب۔ کتاب بنانے والا انسان ہو سکتا ہے نہ کہ پرماتما۔ پرماتما مجسم تو ہے نہیں کہ وہ بیٹھ کر کتاب لکھے گا۔ وہ تو صرف دل میں گیان کی روشنی کر سکتا ہے۔" پھر کہتے ہیں کہ چونکہ ژند کے معنے پاک تحریر ہیں۔ بائبل کے معنی کتابوں کا مجموعہ۔ القرآن کے معنے پڑھنا۔ گرنتھ کے معنے کتاب ہیں۔ اس لئے ان میں یہ ضروری نشانی نہیں پائی جاتی۔ مگر ہاں صرف وید ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے نام سے ہی "پرماتما کا گیان" ہونا ٹپک رہا ہے کیونکہ

308

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انتباہ

قواعد کے مطابق سیلف کو بک شدہ مال اور پارسل کی ڈیلیوری اصل ریلوے رسید یا پی ڈبلیو بل پیش کرنے پر مل سکتی ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں ایک انڈمنٹی بانڈ جو کہ مال بھیجنے والے کا دستخط شدہ اور وانگی کے سٹیشن سے سٹیشن ماسٹر کا تصدیق شدہ ہو سے بھی ڈیلیوری مل جاتی ہے۔ محکمہ ڈاک کی ہڑتال کی وجہ سے ریلوے رسیدیں پی ڈبلیو بل اور ٹھیک انڈمنٹی بانڈ کی رسیدگی میں بہت زیادہ دیر ہو جاتی ہے۔ اس طرح سے ایسے پارسلوں کی ڈیلیوری بڑی مشکل اور تقریباً ناممکن ہی ہو گئی ہے۔ اس لئے پبلک کے مفاد کے لئے پبلک کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام پر یعنی سیلف کو پارسل بک کروانے سے گریز کریں۔

آپ کو متنبہ کر دیا گیا ہے

اردو تبلیغی لٹریچر

- پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔/۔/۱
- پیارے امام کی پیاری باتیں ۔/۔/۱
- اسلامی اصول کی فلاسفی ۔/۸/۔
- نماز مترجم بڑی سائز ۔/۴/۔
- ہر انسان کو ایک پیغام ۔/۴/۔
- اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔ ۔/۲/۔
- دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ ۔/۲/۔
- تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات ۔/۲/۔
- احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۔/۲/۔
- مختلف تبلیغی رسالے ۔/۲/۱
- ملفوظات امام زمان ۔/۴/۔

۵/۔/۔

جملہ پانچ روپے کا سیٹ معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔ ۲/۸/۔ کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور گڈس کلرک ٹریننگ کے لئے امیدواروں کی طرف سے موخرہ ۲۲ / ۸ / ۴۶ تک مطبوعہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں جو این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مبلغ ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ کل ۱۰۵ عارضی اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ۱۹+۵ مسلمانوں ۱+۹ سکھوں انڈین کرسچنوں اور پارسیوں اور (۳+۱) اچھوت اقوام کیلئے ریزرو ہیں۔ اگر مسلمانوں کی کافی تعداد ریزرو شدہ کوٹا پورا کرنے کے لئے دستیاب نہ ہوئی۔ تو بقایا اسامیوں کو ریزرو نہیں سمجھا جائیگا۔ تنخواہ ۱۸ روپے ماہوار دوران ٹریننگ اور کوالیفیکیشن حاصل کرنے کے بعد اگر سروس میں رکھا گیا تو مبلغ ۴۰/۔ روپیہ ماہوار (عارضی) مبلغ ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپیہ کے سکیل میں دئے جائینگے۔ ان کے علاوہ مہنگائی الاونس اور دیگر الاونس جیسا کہ قواعد کے مطابق ہونگے دیئے جائینگے۔ قابلیت:۔ میٹرکولیشن سکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں کیا گیا ہو جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان پاس کیا ہو ضروری ہے عمر ۱۸-۱ اور ۲۱ سال اور ۲۴ سال اچھوت اقوام کیلئے موخرہ ۱/۹/۴۶ تک ہونی چاہئے مفصل تفصیلات سکہ ٹکٹ کے پتہ ٹکٹ لگا ہوا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیجکر معلوم کریں۔

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں داخلہ کے لئے برائے ٹریننگ و کیپنگ کلرک امیدواروں کی طرف سے ۲۲ / ۸ / ۴۶ تک درخواستیں مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ جو این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے بر قیمت ایک روپیہ مل سکتے ہیں۔ کل ۱۰۵ عارضی آسامیاں ہیں جنمیں سے ۶۵+۱۹ مسلمانوں ۹+۱ سکھوں، ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے اور ۳+۱۱ اچھوت کے لئے ریزرو ہیں۔ اگر مسلمانوں کی کافی تعداد ریزرو شدہ کو پورا کرنے کیلئے دستیاب نہ ہوئی۔ تو بقایا اسامیوں کو غیر مخصوص سمجھا جائیگا۔

تنخواہ:۔ اٹھارہ روپے ماہوار دوران ٹریننگ اور کوالیفائڈ ہونیکے بعد اگر ملازمت میں لیا گیا۔ تو چالیس روپے ماہوار (عارضی) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے سکیل میں دئے جائینگے۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاونس اور دیگر الاونس جن کا از روئے قواعد استحقاق ہو گا مل سکیں گے۔

قابلیت:۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں کیا گیا ہو۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا گیا ہو۔

عمر:۔ ۱/۹/۴۶ تک اٹھارہ اور اکیس سال کے درمیان اور اچھوت اقوام کی صورت میں ۲۴ سال تک ہونی چاہیئے۔

تفصیلات:۔ کے لئے منسلک چسپاں شدہ لفافے پر پتہ لکھ کر سیکرٹری کو لکھیئے۔

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی مکہ کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے Rs 2/8 فی شیشی ہے۔ یوڈی کلون کی چار اونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے ہے Rs 4/8 ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں سے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر انڈین کیمیکل کمپنی قادیان ضلع گورداسپور**

پنچایت تلونڈی جھنگلاں کی طرف سے اعلان

چوکیدار کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ گاؤں میں حاضر نہیں ہے عرصہ قریباً دو سال ہوا ہے۔ اس لئے اب پنچایت تلونڈی جھنگلاں نے مورخہ ۵/۸/۴۶ تاریخ مقرر کی ہے مدعی کو ہدایت کرتے ہیں کہ اخبار میں مدعا علیہ غلام محمد ولد دین قوم ترکھان سکن تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کو اعلان کرائے اگر پھر بھی تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی کر دی جاوے۔ مورخہ ۱۸/۶/۴۶ العبد: چوہدری غلام حسین سرپنچ پنچایت

بقلم خود چوہدری محمد دین سرپنچ پنچایت تلونڈی جھنگلاں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۸ جولائی۔ گاندھی جی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ آزاد ہندوستان میں تمام ریاستیں، اور غیر ملکی مقبوضہ علاقے شامل ہونے چاہئیں۔ آزادی سب سے نچلے درجے کے لوگوں سے شروع ہونی چاہئیے۔ ہر گاؤں میں ایک پنچایت ہو جسے مقامی معاملات میں مکمل آزادی ہو۔ اسی طرح ہر مذہب کے لئے بھی پوری آزادی ہونی چاہئیے۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ ہمیں مشینوں کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ گھریلو دستکاریوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ دستور ساز اسمبلی میں آزاد ہندوستان کا مکمل ڈھانچہ تیار کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ گو حکومت نے اس سلسلے میں آخری اختیار اپنے پاس ہی رکھا ہے اور اہم معاملات کے متعلق ایسی پارٹیوں کے باہمی اشتراک کی شرط رکھی ہے جو بالکل متضاد نظریوں کی حامل ہیں۔

بٹاویا ۲۸ جولائی۔ وزیر اعظم انڈونیشیا کی جائے رہائش پر ایک دستی بم پھینکا گیا۔ جس سے سخت دھماکا ہوا۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

روم ۲۸ جولائی۔ فلسطین کی عرب کمیٹی کا ایک وفد عنقریب روم میں پوپ سے ملاقات کرنے والا ہے۔ جس میں واضح کیا جائے گا کہ اگر برطانیہ نے یہود نواز پالیسی کو ترک نہ کیا۔ تو عرب روس کی مدد لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔

لزبن - ۲۸ جولائی۔ ان دنوں ہندوستان کے پرتگیزی علاقہ گوا میں سول نافرمانی کی تحریک جاری ہے۔ اس سلسلے میں پرتگیزی گورنمنٹ نے ایک جنگی جہاز روانہ کیا ہے۔ تا سول نافرمانی کرنے والوں کی سرکوبی کی جا سکے۔

ماسکو ۲۸ جولائی۔ روس میں ہوا بازی کی تعلیم لازمی کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں نئی طرز کے سستے اور ہلکے ہوائی جہاز ہزاروں کی تعداد میں تیار کئے جا رہے ہیں۔

بیت المقدس ۲۸ جولائی۔ فلسطین کی پولیس نے ۳۷۶ یہودیوں کو دہشت انگیزی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ محکمہ ڈاک کی ہڑتال کے سلسلے میں وائسرائے ہند اور مولوی ابوالکلام آزاد کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۲۸ جولائی۔ امپیریل بنک آف انڈیا کے ہندوستانی ملازمین کا جھگڑا ان دنوں حکومت کے سامنے جاری ہے۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے حکومت بنگال نے ایک مصالحتی بورڈ مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔

لاہور ۲۸ جولائی۔ دریائے راوی میں سیلاب آگیا ہے۔ اور پانی لاہور کی طرف بڑھ رہا ہے قریباً پانچ سو دیہات کی فصلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ لاہور اور شاہدرہ عملی طور پر ایک دوسرے سے کٹ گئے ہیں۔ پانچ اشخاص اور کچھ مویشی غرق ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۲۹ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے آج لیگ ورکنگ کمیٹی کی دو قراردادیں متفقہ طور پر منظور کر لی ہیں پہلی قرارداد میں وزارتی مشن کی سکیم کو منظور کرنے کے متعلق کونسل کا گذشتہ فیصلہ واپس لے لینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور دوسری قرارداد میں براہ راست کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دونوں قراردادیں نواب زادہ لیاقت علی خاں نے پیش کیں۔ پہلی میں کہا گیا ہے کہ کونسل نے لازمی گروپ بندی۔ عارضی گورنمنٹ میں لیگ کانگرس کی مساوی نشستیں وغیرہ امور کے وعدوں کی بنا پر وزارتی سکیم کو منظور کیا تھا۔ چونکہ ان امور کے متعلق برطانوی حکومت اپنے وعدوں سے پھر گئی ہے۔ اس لئے کونسل اپنا پہلا فیصلہ واپس لیتی ہے دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کونسل کو یقین ہے کہ اب پاکستان۔ آزادی اور ہندوستان کے مظلوم طبقہ یعنی اچھوتوں کو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے اقتدار سے بچانے کے لئے عملی جدوجہد کرنے کا وقت آگیا ہے کیونکہ حکومت برطانیہ مسلمانوں اور اچھوتوں کے حقوق کو پامال کر دہی ہے۔ لہٰذا لیگ ورکنگ کمیٹی کو اس سلسلے میں مسلمانوں کیلئے مناسب جدوجہد کا عملی پروگرام وضع کرنا چاہئیے۔ اس قرارداد میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کی طرف سے دئیے گئے۔ تمام خطابات فوراً واپس کر دیں۔ چنانچہ اجلاس میں ہی مسلم لیگی زعماء سر غلام حسین ہدایت اللہ۔ سر فیروز خاں نون سر ناظم الدین راجہ غضنفر علی خاں مسٹر سعد اللہ خاں اور خان بہادر جلال الدین نے اپنے خطابات واپس کر دینے کا اعلان کر دیا۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کونسل نے جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے گذشتہ تین ماہ کی سیاسی گفت و شنید میں کانگرس اور برطانوی مشن دونوں نے مسلم لیگ کے بالمقابل پستول تانے رکھا۔ اب مسلم لیگ نے بھی پستول اپنے ہاتھ میں تھام لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے محکمہ ڈاک و تار کی ہڑتال بدستور قائم ہے۔ اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۸ جولائی۔ بائیسویں لائسنسنگ عرصہ کے دوران میں انگلستان سے ہندوستان برآمد کئے جانے کے لئے ۲۲۱۰ ٹن سادہ کاغذ کی مقدار مقرر کی گئی ہے۔

لاہور ۲۸ جولائی۔ سونا ۹۳/۸
چاندی ۔/۱۶۵ پونڈ ۶۳/۳ ۔
امرت سر سونا ۹۶/۱۲ ۔

لائلپور ۲۸ جولائی۔ گندم دیسی ۹/۱۲ گندم فارم ۔/۹/۱۴ گھی دیسی ۔/۔/۱۷۳ گڑ ۱۲/۲۰ تا ۔/۲۲ شکر ۔/۲۲ تا ۔/۲۵

فیروزپور ۲۸ جولائی۔ دریائے ستلج کے دو بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے درجنوں دیہات بہ گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں انسان بے خانماں ہو گئے ریلوے لائن بھی بہ گئی ہے۔ اور باقی دیہات کی حالات بھی مخدوش ہے

واشنگٹن ۲۸ جولائی۔ امریکن وزیر خارجہ نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے فلسطین کو تقسیم کر دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔

الٰہ آباد ۲۸ جولائی۔ کل پھر فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا۔ چار اشخاص کو چھرے گھونپے گئے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں

لکھنؤ ۲۸ جولائی۔ ہندوستان بھر میں امپیریل بنک کے ملازمین نے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت ہند ہڑتال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاریاں کر رہی ہے

ڈربن ۲۸ جولائی۔ ججوں کے مقدمات کی سماعت کرنے والی عدالت نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہندوستانی ججوں نے سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لیا۔ تو انہیں بیدوں کی سزا دی جائیگی

پٹنہ ۲۸ جولائی۔ پانچ دن کی بحث کے بعد بہار اسمبلی نے زمینداری سسٹم کو ختم کرنے کی قرارداد منظور کر لی۔ مسلم لیگ پارٹی رائے شماری کے وقت واک آؤٹ کر گئی۔

الٰہ آباد ۲۸ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس وردھا میں ۶ اگست کو منعقد ہوگا ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ سال کے ممبروں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔